مولای صل وسلم دائما ابدا علی حبیبک خیر الخلق کلهم

درسِ حدیث

استاذ العلماء شیخ الحدیث حضرت مولانا سید حامد میاں رحمہ اللہ کے زیرِ اہتمام ہر اتوار کو نمازِ مغرب کے بعد جامعہ مدنیہ میں "مجلسِ ذکر" منعقد ہوتی تھی۔ ذکر سے فارغ ہو کر حضرت رحمہ اللہ حدیث شریف کا درس بھی دیا کرتے تھے۔ ذکر و بیان کی یہ مبارک اور رُوح پرور محفل کس قدر جاذب و پُرکشش ہوتی تھی الفاظ اس کی تعبیر سے قاصر ہیں۔

محترم الحاج محمود احمد عارف رحمہ اللہ کی خواہش و فرمائش پر عزیز بھائی شاہد صاحب سلمہ نے حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ کے بہت سے دروس ٹیپ ریکارڈر کے ذریعہ محفوظ کر لیے تھے اور پھر دروس والی تمام کیسٹیں اُنھوں نے مولانا سید محمود میاں صاحب کو عطا کر دیں۔

ہماری دُعا ہے کہ جن کی مہربانی، توجہ اور سعی سے یہ انمول علمی جواہر ریزے ہمارے ہاتھ لگے، حق تعالیٰ اُن سب کو بیش از بیش اَجر سے نوازے۔ ہم انشاء اللہ تعالیٰ یہ قیمتی لؤلؤ لالا "انوارِ مدینہ" کے ذریعہ حضرت رحمہ اللہ کے مریدین و احباب تک قسط وار پہنچاتے رہیں گے۔

واضح رہے کہ حضرت کے خلفِ اکبر اور جانشین حضرت مولانا سید رشید میاں صاحب کے زیرِ اہتمام ذکر و درس کا یہ سلسلہ بفضلہ تعالیٰ اَب بھی جاری ہے۔

ہنوز آں ابرِ رحمت درفشاں است — خم و خمخانہ با مہر و نشان است

کیسٹ نمبر ۲۱ سائیڈ بی ۱۰ جون ۱۹۸۳ء

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ خیر خلقہ سیدنا و مولانا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

اما بعد! عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اٰخٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَصْحَابِهٖ فَجَاءَ عَلِيٌّ تَدْمَعُ عَيْنَاهُ فَقَالَ اٰخَيْتَ بَيْنَ اَصْحَابِكَ وَلَمْ تُؤَاخِ بَيْنِيْ وَبَيْنَ اَحَدٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْتَ اَخِيْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ، وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَيْرٌ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ ائْتِنِيْ بِاَحَبِّ خَلْقِكَ اِلَيْكَ يَأْكُلُ مَعِيْ هٰذَا الطَّيْرَ فَجَاءَهٗ عَلِيٌّ فَاَكَلَ مَعَهٗ ، وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنْتُ اِذَا سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَانِيْ وَاِذَا سَكَتُّ ابْتَدَأَنِيْ ، وَعَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشًا فِيْهِمْ عَلِيٌّ قَالَتْ فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ لَا تُمِتْنِيْ حَتّٰى تُرِيَنِيْ عَلِيًّا۔[1]

---

[1] مشکوٰۃ شریف ص ۵۶۳

"حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کے درمیان بھائی چارہ قائم فرمایا تو حضرت علیؓ اس حال میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے کہ آنکھوں سے آنسو جاری تھے، عرض کیا کہ آپ نے اپنے صحابہ کے درمیان تو بھائی چارہ قائم فرمادیا لیکن کسی سے میرا بھائی چارہ قائم نہیں کیا (یہ سُن کر) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میرے بھائی ہو، دُنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ (ایک دن) نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے سامنے (بھنا ہُوا یا پکا ہُوا) پرندہ رکھا ہُوا تھا۔ آپ نے دُعا مانگی "اے اللہ! تیری مخلوق میں جو شخص بہت زیادہ تجھ کو محبوب ہو اس کو بھیج تا کہ وہ میرے ساتھ اس پرندہ کا گوشت کھائے"۔ تو حضرت علیؓ آئے اور انہوں نے آپ کے ساتھ کھایا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جب بھی کچھ مانگتا تو آپ عطا فرما دیتے اور جب میں خاموش رہتا۔ یعنی مانگنے سے حجاب برتتا تو آپ خود دے دیتے تھے۔

حضرت اُم عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ (ایک مرتبہ) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (کسی جنگی مہم پر) ایک لشکر روانہ فرمایا اس میں حضرت علیؓ بھی شامل تھے۔ اُم عطیہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ اس موقع پر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہاتھ اُٹھا کر یہ دُعا مانگتے سُنا "الٰہی مجھ کو اس وقت تک موت نہ دینا جب تک کہ تو علی کو (عافیت و سلامتی کے ساتھ واپس لاکر) مجھ کو نہ دکھادے"۔

ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابۂ کرام میں مُواخات کرائی یعنی مُعیّن فرمادیا کہ فلاں آدمی فلاں کا بھائی ہے فلاں آدمی فلاں کا بھائی ہے۔ اس طرح سے طے کر دیا۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے۔ تَدْمَعُ عَيْنَاهُ وہ رو رہے تھے۔ اُن کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ انہوں نے عرض کیا " اٰخَيْتَ بَيْنَ اَصْحَابِكَ وَلَمْ تُوَاخِ بَيْنِيْ وَبَيْنَ اَحَدٍ" آپ نے اپنے صحابۂ کرام میں مُواخات کرادی ہے ایک دوسرے کو بھائی بنا دیا یہ آپ نے سب صحابہ کرام کے درمیان کر دیا ہے وَلَمْ تُوَاخِ بَيْنِيْ وَبَيْنَ اَحَدٍ میرا کسی کے ساتھ ایسے آپ نے جوڑ نہیں بتایا کہ میرا بھائی کون ہے۔

تو ایک بھائی تو وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ نے بنا دیے۔ پیدائشی حساب سے اور دوسرا بھائی وہ ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنا دیا تو یہ معمولی بات نہیں ہوئی۔ یہ بڑی بات ہوئی کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ

والسلام اپنی زبان مُبارک سے کسی کو کسی کا بھائی کہہ دیں۔

اللہ تعالیٰ جو بھائی بناتے ہیں اُس کے بعد درجہ اسی بھائی کا ہے۔ (جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے بھائی بنایا ہے۔) تو اس طرح کا (بھائی چارہ نہ ہونے کا ان پر) اثر ہُوا۔ ان کا رونا جو تھا وہ بے وجہ نہ تھا اِس وجہ سے تھا، جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اُنھیں جو جواب دیا اُس میں اُن کی فضیلت ثابت ہوتی ہے، ارشاد فرمایا" اَنْتَ اَخِیْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ" تم میرے بھائی ہو دُنیا اور آخرت میں، دنیا میں رشتہ کے لحاظ سے چچا زاد بھائی ہو، ساتھ رہے ہو اور دُنیا میں ہمیشہ ہی ساتھ رہے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ، بچپن سے لے کر آقائے نامدار صلّی اللہ علیہ وسلّم کے دُنیا سے رُخصت ہونے تک ساتھ ہی رہے ہیں، بالکل جب چھوٹے تھے تو رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی تربیت میں آگئے تھے آپ نے فرمایا کہ تم میرے بھائی ہو۔ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ دُنیا میں بھی اور آخرت میں بھی، ویسے رشتہ دامادی کا بھی ہو گیا، مگر وہ بعد کا درجہ ہے، ایک رشتہ سے دوسرے رشتے کی نفی تو نہیں ہو جاتی۔ اگر کوئی آدمی داماد ہے اور چچا زاد بھائی بھی ہے تو داماد ہونے کے بعد یہ تو نہیں کہا جائے گا کہ وہ چچا زاد بھائی نہیں رہا، چچا زاد بھائی بھی ہے داماد بھی ہے اور ممکن ہے کہ چچا زاد بھی ہو خالہ زاد بھی ہو اکٹھا رشتہ بھی بن جاتا ہے تو ہر طرح سے رشتہ جو بھی رشتہ کسی کا ہے وہ دوہرایا جا سکتا ہے اور قائم رہتا ہے

آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم میرے بھائی ہو دُنیا اور آخرت میں، یہ گویا بہت بڑی فضیلت ہو گئی جو اُنھیں حاصل تھی۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی) عادتِ طیّبہ یہ تھی کہ جب بھی مَیں نے کبھی کوئی چیز طلب کی تو جناب نے مجھے وہ عطا فرما دی۔ وَاِذَا سَکَتُّ اور اگر مَیں نہ مانگوں خاموش رہوں تو اِبْتَدَاَنِیْ تو رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم خود ہی عطا فرما دیا کرتے تھے۔

آقائے نامدار حضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کے پاس ایک دفعہ (حضرت انس رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ) پرندہ کا گوشت آیا آپ نے دُعا فرمائی اور یہ فرمایا" اَللّٰھُمَّ ائْتِنِیْ بِاَحَبِّ خَلْقِکَ اِلَیْکَ یَأْکُلُ مَعِیْ ھٰذَا الطَّیْرَ" خداوند کریم میرے پاس کوئی بہت ہی محبوب آدمی بھیج جو میرے ساتھ اِس کھانے میں شریک ہو۔ یہ کھانا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے پسند فرمایا ہوگا تو دُعا یہ فرمائی کہ وہ

بقیہ بر صفحہ ۲۴

چہرہ پر کپڑا نہ لگائے۔ یہ مطلب نہیں ہے کہ نامحرموں کے سامنے چہرے کھلے رہیں یہ جو عورتوں میں مشہور ہے کہ حالتِ احرام میں پردہ نہیں یہ غلط ہے اس غلط فہمی کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک حدیث سے دُور کرلیں۔ اُنہوں نے فرمایا کہ ہم حالت احرام میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے گزرنے والے اپنی سواریوں پر ہمارے پاس سے گزرتے تھے تو ہم اپنی چادریں اپنے سَر سے آگے بڑھا کر چہرہ کے سامنے لٹکا لیتے تھے۔ جب وہ لوگ آگے بڑھ جاتے تو ہم چہرہ کھول لیتے تھے۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۲۳۶ از ابی داؤد)

اللہ تعالیٰ مُسلمانوں کو اسلام پر چلنے کی توفیق دے اور نئے مجتہدین کے شر سے بچائے۔

بقیہ: درسِ حدیث

آدمی آئے جو تجھے محبوب ہو۔ "فَجَاءَهُ عَلِيٌّ" اچانک حضرت علی رضی اللہ عنہ آگئے فَأَكَلَ مَعَهُ اُنھوں نے جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھ کر کھایا کھانا، یہ تمام چیزیں ایسی ہیں کہ جن سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔

حضرت اُمِّ عطیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر روانہ کیا اُس لشکر میں حضرت علی رضؓ بھی تھے۔ کہتی ہیں کہ میں نے بعد میں (حضرت علی رضؓ کی) غیر موجودگی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ دُعا سُنی آپ نے اپنے دونوں دستِ مُبارک اُٹھا رکھے تھے اور یہ فرما رہے تھے۔ "اَللّٰهُمَّ لَا تُمِتْنِيْ حَتّٰى تُرِيَنِيْ عَلِيًّا" خداوندِ کریم مجھے اُس وقت تک موت نہ آئے جب تک میں علی کو نہ دیکھ لوں، گویا علی کرم اللہ وجہہ کو دیکھنے کی طلب تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو، اور یاد آرہے تھے جی چاہ رہا تھا دیکھنے کو یہ ساری روایتیں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے محبت اور اُن کی فضیلت بتلاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو آخرت میں اُن کا ساتھ نصیب فرمائے۔ (آمین)